بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر
(انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 21 شمارہ نمبر 10۔ماہ نبوت 1395 ہجری شمسی بمطابق نومبر 2016ء

قرآن کریم

اَلۡمَالُ وَالۡبَنُوۡنَ زِیۡنَۃُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَالۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیۡرٌ اَمَلًا (الکہف:47)

ترجمہ: مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور امنگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔

(ترجمہ از۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیثِ مبارکہ

حضرت کعب بن ایاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

”اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتۡنَۃٌ وَفِتۡنَۃُ اُمَّتِیۡ: اَلۡمَالُ“

”ہر امت کی ایک آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال کے ذریعے ہوگی“

(ترمذی۔کتاب الزھد باب ماجاء ان فتنۃ ھذہ الامۃ فی المال)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”میرا مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان سست ہو جاویں۔ اسلام کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں، مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لیے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں، تاکہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ صحابہؓ کو دیکھو کہ انہوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی خدا کو نہیں چھوڑا۔ لڑائی اور تلوار کا وقت ایسا خطرناک ہوتا ہے کہ محض اس کے تصور سے ہی انسان گھبرا اٹھتا ہے۔ وہ وقت جبکہ جوش اور غضب کا وقت ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی وہ خدا سے غافل نہیں ہوئے۔ نمازوں کو نہیں چھوڑا۔ دعاؤں سے کام لیا۔ اب یہ بدقسمتی ہے کہ یوں تو ہر طرح سے زور لگاتے ہیں بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں جلسے کرتے ہیں کہ مسلمان ترقی کریں۔ مگر خدا سے ایسے غافل ہوتے ہیں کہ بھول کر بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر ایسی حالت میں کیا امید ہو سکتی ہے کہ ان کی کوششیں نتیجہ خیز ہوں جبکہ وہ سب کی سب دنیا ہی کیلئے ہیں۔ یاد رکھو جب تک لا الٰہ الا اللہ دل وجگر میں سرایت نہ کرے اور وجود کے ذرہ ذرہ پر اسلام کی روشنی اور حکومت نہ ہو کبھی ترقی نہ ہوگی۔ اگر تم مغربی قوموں کا نمونہ پیش کرو کہ وہ ترقیاں کر رہے ہیں ان کے لئے اور معاملہ ہے تم کو کتاب دی گئی ہے تم پر حجت پوری ہو چکی ہے ان کیلئے الگ معاملہ اور مواخذہ کا دن ہے تم اگر کتاب اللہ کو چھوڑو گے، تو تمہارے لیے اسی دنیا میں جہنم موجود ہے۔

ایسی حالت میں قریباً ہر شہر میں مسلمانوں کی بہتری کے لئے انجمنیں اور کانفرنسیں ہوتی ہیں لیکن کسی ہمدرد اسلام کے منہ سے یہ نہیں نکلتا کہ قرآن کو اپنا امام بناؤ، اس پر عمل کرو۔ اگر کہتے ہیں تو بس یہی کہ انگریزی پڑھو، کالج بناؤ، بیرسٹر بنو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں رہا۔ حاذق طبیب بھی دس دن کے بعد اگر دوا فائدہ نہ کرے تو اپنے علاج سے رجوع کر لیتے ہیں۔ یہاں ناکامی پر ناکامی ہوتی جاتی ہے اور اس سے رجوع نہیں کرتے۔ اگر خدا نہیں ہے تو اس کو چھوڑ کر بے شک ترقی کر لیں گے۔ لیکن جبکہ خدا ہے اور ضرور ہے۔ پھر اس کو چھوڑ کر کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ اس کی بے عزتی کر کے اس کی کتاب کی بے ادبی کر کے چاہتے ہیں کہ کامیاب ہوں اور قوم بن جاوے! کبھی نہیں۔

ہماری رائے تو یہی ہے جس کی آنکھیں دیکھتی ہیں۔ ترقی کی ایک ہی راہ ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس پر زندہ ایمان پیدا کریں۔ اگر ہم ان باتوں کو ان دُنیا پرستوں کی مجلس میں بیان کریں تو وہ ہنسی میں اڑا دیں۔ مگر ہم کو رحم آتا ہے کہ افسوس یہ لوگ اس کو نہیں دیکھ سکتے جو ہم دیکھتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 410-411۔ ایڈیشن 2003 انڈیا)

مشعل راہ

باقی رہنے والی چیز نیکی ہے، نیک اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے، اس کی عبادت کرنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مال و دولت، جائیدادیں، فیکٹریاں، بڑے بڑے فارمز جو ہزاروں ایکڑ پہ پھیلے ہوئے ہوں، جن پر جاگیردار بڑے فخر سے پھر رہا ہوتا ہے اور دوسرے کو اپنے مقابلے پہ یا عام آدمی کو اپنے مقابلے پہ بہت نیچ اور ہیچ سمجھ رہا ہوتا ہے اور پھر اولاد جو اس کا ساتھ دینے والی ہو، نوکر چاکر ہوں یہ سب باتیں ایک دنیادار کے دل میں بڑائی پیدا کر رہی ہوتی ہیں اور اس کے نزدیک اگر یہ سب کچھ مل جائے تو ایک دنیادار کی نظر میں یہی سب کچھ اور یہی اس کا مقصود ہے جو اس نے حاصل کر لیا ہے اور اس وجہ سے ایک دنیادار آدمی اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی بھلا بیٹھتا ہے۔ اس کی عبادت کرنے کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ اپنے زعم میں وہ سمجھ رہا ہوتا ہے یہ سب کچھ میں نے اپنے زور بازو سے حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احساس دلانے کا کوئی خانہ اس کے دل میں نہیں ہوتا۔ حقوق العباد ادا کرنے کی طرف اس کی ذرا بھی توجہ نہیں ہوتی اور اپنے کام کرنے والوں، اپنے کارندوں، اپنے ملازمین کی خوشی، غمی، بیماری، میں کام آنے کا خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آتا۔ تو یہ سب اس لیے ہے کہ اس کے نزدیک اس زندگی کا سب مقصد دنیا ہی دنیا ہے اور ایک دنیادار کو شیطان اس دنیا کی خوبصورتی اور اس کی زینت اور زیادہ ابھار کر دکھاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باقی رہنے والی چیز نیکی ہے، نیک اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے، اس کی عبادت کرنا ہے۔ اس لیے تم اس کے عبادت گزار بندے بنو اگر اس کی رضا حاصل کرنی ہے۔ یہ دنیا تو چند روزہ ہے، کوئی زیادہ سے زیادہ سو سال زندہ رہ لے گا اس کے بعد انسان نے مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اس لیے آخرت کے لیے دولت اکٹھی کرو بجائے اس دنیا میں دولت بنانے کے۔ فرمایا کہ اگر یہ سوچ پیدا کر لو گے تو یہی مال اور دولت اور بیٹے اور وسیع کاروبار تمہارے لیے ایک بہترین اثاثہ بن جائیں گے۔ کیونکہ جو شخص اپنے مال و دولت کے ساتھ خدمت دین بھی کر رہا ہو اپنے ملک و قوم کی خدمت بھی کر رہا ہو، انسانیت کی خدمت بھی کر رہا ہو تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے رب سے بہترین چیز حاصل کر لی اور ایسی چیزیں حاصل کر لیں جو مرنے کے بعد بھی تمہارے کام آئیں گی اور اگر یہی وصف اپنی اولاد میں پیدا کر دو تو پھر دنیا نہ صرف تمہاری تعریف کر رہی ہو گی بلکہ تمہارے آباء واجداد کے لیے بھی دعا کر رہی ہو گی، تمہارے لیے بھی دعا کرے گی اور تمہاری اولادوں کے لیے بھی دعا کرے گی۔ اس سے تمہاری نیکیوں میں اور اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور تمہاری آخرت مزید سنورتی چلی جائے گی۔ تو یہ سوچ اور کوشش ہر مومن کی ہونی چاہیے، جس کو نہ صرف اپنی فکر رہے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی فکر رہے۔ یہ سوچو کہ دنیا بھی کماؤ لیکن مقصد صرف اور صرف دنیا نہ ہو بلکہ جہاں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہو تو اس وقت دنیا سے مکمل بے رغبتی ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں تھوڑا سا اقتباس میں پیش کرتا ہوں ''کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مال اور اولاد بے شک دنیا کی زینت ہیں لیکن انہیں صحیح طور پر استعمال کیا جائے یعنی دین میں مال خرچ ہوں اور دین کی خدمت کے لئے اولاد لگا دی جائے تو پھر اللہ تعالیٰ ان کو بھی دوام بخش دیتا ہے۔ روپیہ خرچ ہو جاتا ہے لیکن اس کا نیک اثر باقی رہ جاتا ہے۔ اولاد مر جاتی ہے لیکن اس کا ذکر خیر باقی رہ جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے ماں باپ کا ذکر خیر بھی زندہ رہتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ اَلْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ اور اچھے کام باقیات صالحات کہلاتے ہیں۔ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا اس کے دو معانی ہیں۔ ایک یہ کہ نیک کام کا دنیا میں نیک نتیجہ نکلتا ہے اور اس کے متعلق آئندہ بھی اچھی نیتیں ہوتی ہیں گویا ثَوَابًا دنیا کے نتیجہ کے متعلق ہے اور اَمَلًا آخرت کے متعلق ہے۔ ثَوَابًا سے مراد خود اس عمل کرنے والے کی ذات کے متعلق بہتر نتائج کا پیدا ہونا ہے اور اَمَلًا سے مراد آئندہ نسل کے لئے بہترین امیدوں کا ہونا ہے۔ مطلب یہ کہ نیک کاموں کا نتیجہ بھی تم کو نیک ملے گا اور تمہاری اولاد کو بھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نیک کی اولاد کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے''۔ (تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 457)

لیکن جب انسان نیکیوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ دنیا سے بے رغبتی دکھانے کی کوشش کرتا ہے، اپنے مال کو دین اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو شیطان بھی اپنا کام دکھاتا ہے اور اسے نیکی کے کام کرنے سے روکتا رہتا ہے۔ مختلف قسم کے حرص اور لالچ دے کر انسان کو اکساتا رہتا ہے۔ اور اگر مومن اللہ کے حضور نہ جھکے، اس سے اس کا فضل نہ مانگے کیونکہ نیکیوں کی توفیق بھی اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے تو شیطان سے بچنے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ شیطان سے بچنے کا صرف یہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو اور اس سے اس کا فضل مانگو اور یہ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قدم پر شیطان سے بچاتا رہے''

(الفضل انٹرنیشنل 21 مئی تا 27 مئی 2004ء صفحہ 5)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خود عُلوم سکھاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ چونکہ جانتے تھے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے اکناف عالم میں اسلام کی اشاعت کروانی ہے اور ظاہری اور باطنی علوم سے آپ کو نوازنا ہے اس لئے آپ نے ظاہری اسباب سے کام لینے کی رعایت کی وجہ سے آپ کو سرسری طور پر قرآن کریم اور بخاری شریف کا ایک دور کروا دیا تھا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''(میں نے) قرآن کریم کا ترجمہ آپ (حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ) سے چھ ماہ میں پڑھا۔ میرا گلا چونکہ خراب رہتا تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ مجھے پڑھنے نہیں دیتے تھے۔ آپ خود ہی پڑھتے جاتے تھے اور میں سنتا جاتا تھا۔ اور چھ ماہ یا اس سے کم عرصہ میں سارے قرآن کریم کا ترجمہ آپ نے پڑھا دیا۔ پھر تفسیر کی باری آئی تو سارے قرآن کریم کا آپ نے ایک مہینہ میں دور ختم کر دیا۔ اس کے بعد بھی میں آپ کے درسوں میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ لیکن پڑھائی کے طور پر صرف ایک مہینہ ہی پڑھا ہوں۔ پھر آپ نے مجھے بخاری پڑھائی اور تین مہینہ میں ساری بخاری ختم کروا دی۔

حافظ روشن علی صاحب بھی میرے ساتھ درس میں شامل ہو گئے تھے۔ وہ بعض دفعہ سوالات بھی کرتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ ان کے جوابات دیتے تھے۔ حافظ صاحب ذہین تھے اور بات کو پھیلا پھیلا کر لمبا کر دیتے تھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے بھی شوق آتا کہ میں بھی اعتراض کروں۔ چنانچہ ایک دو دن میں نے بھی بعض اعتراضات کئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے ان کے جوابات دیئے۔ لیکن تیسرے دن جب میں نے کوئی اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا:

'میاں! حافظ صاحب تو مولوی آدمی ہیں۔ وہ سوال کرتے ہیں تو میں جواب بھی دے دیتا ہوں۔ لیکن تمہارے سوالات کا میں جواب نہیں دوں گا۔ مجھے جو کچھ آتا ہے تمہیں بتا دیتا ہوں اور جو نہیں آتا وہ بتا نہیں سکتا۔ تم بھی خدا کے بندے ہو اور میں بھی خدا کا بندہ ہوں تم بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں شامل ہو اور میں بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں شامل ہوں۔ اسلام پر اعتراضات کا جواب دینا صرف میرا ہی کام نہیں تمہارا بھی فرض ہے کہ تم بھی سوچو اور اعتراضات کے جوابات دو۔ مجھ سے مت پوچھا کرو'

چنانچہ اس کے بعد میں نے آپ سے کوئی سوال نہیں کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ قیمتی سبق یہی تھا، جو آپ نے مجھے دیا۔''

(حیات نور صفحہ: 579-580)

تبلیغی و جماعتی سرگرمیاں۔ جماعت احمدیہ جرمنی

(تحریر و ترتیب۔ مکرم صفوان احمدملک و مکرم حسن قمر صاحب۔معاون شعبہ تبلیغ)

☆ مکرم قمراحمد ظفر صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Waiblingen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ اگست میں ہماری جماعت کو ایک تبلیغی اسٹینڈ لگانے کی توفیق ملی۔جس کو 60 مہمانوں نے وزٹ کیااور 200 کے قریب لٹریچر حاصل کیانیز490 عدد فلائرز تقسیم کیے گئے۔اسی طرح دو جرمن مہمانوں کوقرآن کریم بطور تحفہ پیش کیا گیا۔اسی طرح تبلیغ پروجیکٹ 2023 کے زیر اہتمام تقسیم فلائرز کی غرض سے دوٹیمیں مشرقی جرمنی بجھوائی گئیں۔اسی طرح جماعت کے سپرد علاقہ جات میں سے 7 علاقوں میں فلائرتقسیم کرنے کی توفیق ملی۔مجموعی طور پر دوران ماہ 9621 کی تعداد میں فلائرز تقسیم کیے گئے۔تقسیم شدہ لٹریچر کی تعداد200رہی جبکہ 2عدد قرآن کریم دیئے گئے۔

☆ مکرم محمد یوسف ناصر صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Paderborn تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ اگست میں شہر کے سینٹر میں ایک تبلیغی سٹینڈ لگانے کی توفیق ملی۔سٹال صبح 9 بجے سے لے کر شام چھ بجے تک لگایا گیا۔50 سے زائد افراد نے استفادہ کیا۔18افراد نے باقاعدہ جماعت کے متعلق سوالات کئے۔68 کی تعداد میں لٹریچر مہمان اپنے ساتھ لے کر گئے۔190 سے زائد جماعتی فلائرز تقسیم کیے گئے۔سٹال پر لکھا ہوا ماٹو محبت سب کے لیے۔نفرت کسی سے نہیں۔ ہزاروں گزرنے والوں کی نظر سے گزرا۔بعض افراد نے اس ماٹو کے ساتھ کھڑے ہوکر تصاویر بھی بنائیں۔اسٹال پر بچوں کے لیے غبارے بھی رکھے گئے۔جو بچوں میں تقسیم کئے گئے۔

☆ مکرم لوکل سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت Hamburg تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ اگست میں تمام حلقہ جات میں کل سات تبلیغی سٹینڈ لگانے کی توفیق ملی۔ان سٹالوں کو مجموعی طور پر100 سے زائد افراد نے وزٹ کیااور 270 سے زائد جماعتی لٹریچر احباب نے حاصل کیا۔مشرقی جرمنی میں تبلیغ اور فلائرز کی تقسیم کے سلسلہ میں مختلف ٹیمیں بجھوائی گئیں۔جنہوں نے 2975 کی تعداد میں جماعتی فلائرز تقسیم کیے۔اللہ کے فضل سے چھ ٹیموں کے ذریعہ 30 بہترین داعیان اللہ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔جلسہ سالانہ جرمنی میں بعض زیر تبلیغ احباب کو لے جانے کی توفیق ملی جن میں سے دو نے خدا کے فضل سے بیعت بھی کر لی۔الحمد اللہ علی ذلک۔

☆ مکرم الطاف احمد بھٹی صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Bremen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ اگست میں ایک تبلیغی نشست مہاجرین کے ساتھ رکھی گئی۔جس میں 100 سے زائد افراد نے شرکت کی۔اسی طرح دوران ماہ1583 کی تعداد جماعتی فلائرز تقسیم کیے گئے۔

☆ مکرم معین الدین احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Renningen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ اگست میں جماعت کی طرف سے فلائر تقسیم کا پروگرام بنایا گیا۔دوران تقسیم لوگوں کا ملا جلا رجحان دیکھنے کو ملا۔بعض لوگوں نے فلائر لے کر کارکنان کو گلے لگایا اور تعریف کی۔اور بعض نے نفرت کا اظہار کیا۔کچھ لوگوں نے اسلام سے اور کچھ نے مذہب سے نفرت کا اظہار کیا۔چار گھنٹوں میں900 سے زائد فلائرز تقسیم کرنے کی توفیق پائی۔

☆ مکرم مجاہد رشید صاحب صدر جماعت Leipzig تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہماری جماعت کو ماہ اگست میں شہر کے مین سٹیشن کے ساتھ تین تبلیغی سٹینڈ ز لگانے کی توفیق ملی۔جن کو کثیر تعداد نے جن کا تعلق شام،لبنان،فلسطین،ایران،افغانستان اور دوسرے عرب ملکوں سے تھا وزٹ کیا۔اور جرمن احباب بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔بہت سے افراد نے سوالات کیے۔

مورخہ 4اگست کو دو مربیان سلسلہ احمدیہ محترم افتخار احمد صاحب اور محترم سعید عارف صاحب نے کو ہلیز فورم لائپزگ میں نمائندگی کی۔اس پروگرام میں5 جرمن احباب نے شرکت کی۔اس نشست میں مسجد کی راہ میں جو رکاوٹیں آرہی ہیں ان کو بھی زیر بحث لایا گیا۔یہ میٹنگ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔مذید براں دوران ماہ نماز سنٹر میں شام سے آئے ہوئے 2 مہمان تشریف لائے۔ان مہمانوں کو جماعت کا تعارف کروایا گیا،حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے بارے میں بتایا گیا۔اور احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں میں کیا فرق ہے بتایا گیا۔یہ احباب تقریباً دو گھنٹے ہمارے نماز سنٹر میں رہے۔اور یہ لوگ بہت اچھے تاثر لے کر نماز سنٹر سے گئے۔

☆ مکرم فاروق احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Frontenhausen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ اگست میں ایک تبلیغی سٹینڈ لگانے کی توفیق حاصل ہوئی۔جس کو 55افراد نے وزٹ کیا اسی طرح 510 کی تعداد میں فلائرز بھی تقسیم کیے گئے۔فلائرز تقسیم کرنے کے دوران ایک دوست کی ایک جرمن سے بات چیت ہوئی۔اس نے کہا کہ مسلمانوں کے پاس کوئی رہنما نہیں ہے۔اس لیے مسلمان مصائب کا شکار ہیں۔جیسا کہ ہمارے پاس پوپ ہیں۔جب اس کو خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بتایا گیا تو وہ بہت حیران ہوا۔

ایک جرمن خاتون سے بات چیت کے دوران اس جرمن خاتون نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ ایسے مسلمان بھی ہیں جو امن اور پیار کی تعلیم دے رہے ہیں۔اور دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔لیکن آپ لوگوں کو یہ بہت وسیع پیمانہ پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔کیونکہ میڈیا منفی پروپیگنڈا بہت کر رہا ہے۔اسی طرح ماہ اگست میں ہماری جماعت کو چیرٹی واک کے انعقاد کی توفیق حاصل ہوئی۔دو مختلف اخبارات میں اسکی خبر بھی شائع ہوئی۔اور یہاں کے ایک ٹی وی نے اس چیرٹی واک کو نشر بھی کیا۔

☆ مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر جماعت Oldenburg تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ اگست میں ہماری جماعت کو مشرقی جرمنی کے علاقہ میں فلائرز تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔جس کی کل تعداد 400 سے زائد رہی۔الحمد اللہ۔اسی طرح ماہ اگست میں ایک اور موقع پر اولڈن برگ شہر میں بھی فلائرز تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔جس کی کل تعداد150 سے زائد رہی۔

☆ مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Fulda تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ اگست میں ایک تبلیغی سٹینڈ لگانے کی توفیق پائی۔جس سے 30 مہمانوں نے استفادکیا۔25 کی تعداد میں جماعتی لٹریچر مہمانوں نے حاصل کیے۔اسی طرح دوران ماہ 450 سے زائد فلائرز بھی تقسیم کیے گئے۔ماہ اگست میں خاکسار نے 50 سے زائد دعوت نامے جلسہ سالانہ کے حکومتی اداروں کے ملازمین کو خود جا کر دیئے۔اسی طرح ڈاکٹرز اور وکلاء کو بھی دیئے۔دوران ماہ 8 تبلیغی نشستیں جرمن اور دیگر اقوام کے دوستوں کے ساتھ رکھی گئیں۔جس میں 20افراد کے ساتھ مذہب اسلام اور احمدیت کے حوالے سے بات کی گئی۔Offenen Kanal Fulda پر ایک گھنٹہ تیس منٹ کا پروگرام دکھانے کا انتظام کیا گیا۔

☆ مکرم محمد عدنان صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Ellwangen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ اگست میں دو مرتبہ تبلیغی سٹینڈ ز لگانے کی توفیق حاصل ہوئی۔جس کو 200 سے زائد افراد نے وزٹ کیا اور 40 کی تعداد میں مہمانوں نے لٹریچر حاصل کیا۔دو عدد قرآن مجید مہمانوں کو پیش کئے گئے۔اسی طرح دوران ماہ200 سے زائد فلائرز تقسیم کیے گئے۔مزید براں ''مسلمان امن کیلئے'' کے عنوان سے ایک آرٹیکل اخبار میں شائع ہوا۔جس کی کل اشاعت 30000 ہے۔

☆ مکرم منصور احمد خلیل صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت HersfeldBad تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ اگست میں ایک تبلیغی سٹینڈ لگانے کی توفیق ملی۔جس کو 400 سے زائد افراد نے وزٹ کیا۔اور 50 کی تعداد میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔اسی طرح دوران ماہ350 سے زائد فلائرز بھی تقسیم کیے گئے۔

☆ مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Gießen تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ اگست میں دو مرتبہ تبلیغی سٹینڈ لگانے کی توفیق ملی۔جس کو 31افراد نے وزٹ کیا۔اور 2030 کی تعداد میں فلائرز تقسیم کیے گئے۔

☆ مکرم خواجہ فواد احمد صاحب سیکریٹری تبلیغ جماعت Bocholt تحریر کرتے ہیں کہ ماہ ستمبر میں ہماری جماعت کو دو تبلیغی نشستوں کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی جس میں مجموعی طور پر 70 مہمانوں نے شرکت کی۔مہانوں کو جماعت کا تعارف اور اُن کے سوالات کے جواب دیئے گئے اسی طرح دوران ماہ اللہ کے فضل سے 2 تبلیغی سٹال بھی لگائے گئے۔اس ماہ کل تین خبریں جماعت کے متعلق اخبارات میں شائع ہوئیں۔

☆ مکرم نصیر احمد صاحب سیکریٹری تبلیغ جماعت Augsburg تحریر کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کے 5احباب کو ہر ہفتہ فلائر تقسیم کرنے کی توفیق ملتی ہے دوران ماہ اللہ کے فضل سے 5000 سے زائد فلائرتقسیم کئے گئے۔

Vol. 21 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 10
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

☆ مکرم ملک وحید احمد صاحب سیکریٹری تبلیغ جماعت Osnabrück تحریر کرتے ہیں کہ ماہ ستمبر میں ہماری جماعت کو تین تبلیغی سٹال لگانے کی توفیق ملی جس کو 300 سے زائد احباب نے وزٹ کیا اور 100 سے زائد لٹریچر حاصل کیا۔اسی طرح دوران ماہ مجموعی طور پر 5500 فلائرز بھی تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔

☆ مکرم دانیال احمد صاحب سیکریٹری تبلیغ جماعت Pinneberg تحریر کرتے ہیں کہ ماہ ستمبر میں ہماری جماعت کو عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے غیر مسلم زیر تبلیغ احباب کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی جس میں اسلامی تہواروں کی فلاسفی اور قربانی کے مسائل وفوائد سمجھائے گئے اس موقع پر مہمانوں نے مختلف سوالات بھی کئے اس پروگرام میں 45 مہمانوں نے شرکت کی۔دوران ماہ ایک خبر بھی مقامی اخبار میں شائع ہوئی۔

☆ مکرم محفوظ احمد خان صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Aalen تحریر کرتے ہیں کہ محض اللہ کے فضل واحسان سے ماہ ستمبر میں 1200 سے زائد فلائرز تقسیم کرنے کی توفیق پائی۔جس میں 30 نے خدمت کرنے کی توفیق پائی۔اور 70 افراد سے نئے جماعتی روابط قائم ہوئے۔اسی طرح دوران ماہ تین افراد پر مشتمل ایک گروپ نے ہماری مسجد کا وزٹ کیا۔اور اچھے تاثرات لے کر گئے۔علاوہ ازیں ماہ ستمبر میں تین عدد مختلف مقامی اخبارات میں جماعتی خبریں شائع ہوئی۔جن کی مجموعی تعداد 230000 تھیں۔

☆ مکرم ضیاء احمد صاحب صدر جماعت Stade تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ماہ ستمبر کے دوران درج ذیل خدمات کی توفیق ملی۔جرمنی کے مشرقی علاقے کے 13 دیہاتوں میں جا کر 828 فلائرز تقسیم کئے۔اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اصل تعلیمات سے ان علاقوں کو منور کرنے کی کوشش کی گئی۔الحمدللہ۔اسی طرح 10 ستمبر کو سکینڈری سکول کے 16 طلبہ نے اپنے دو اساتذہ کے ہمراہ ہماری مسجد کا وزٹ کیا۔اسی سکول کی ایک اور کلاس کے 25 بچوں نے اپنے دو اساتذہ کے ہمراہ 26 ستمبر کو ہماری مسجد کا وزٹ کیا۔بچوں کو اسلام احمدیت کا تعارف کروایا گیا اور اُن کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔

☆ مکرم طارق سہیل صاحب صدر جماعت Alzey تحریر کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے مورخہ 10 ستمبر کو ہماری جماعت کو ایک تبلیغی پروگرام منعقد کروانے کی توفیق ملی اس موقع پر تبلیغی سٹال بھی لگایا گیا۔اس پروگرام کی مختلف ذرائع سے تشہیر کی گئی نیز مختلف سیاسی وسماجی شخصیات کو بھی اس پروگرام کے دعوت نامے دیئے گئے۔محترم اطہر سہیل صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے جماعت کا تفصیلاً تعارف کروایا۔اسی طرح محترم نعمان خالد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بھی جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں سے چند موضوع کے مطابق اقتباس پڑھے۔اس پروگرام میں شہر کے میئر صاحب اور ضلعی انٹیگریشن کی انچارج صاحبہ اور مقامی چرچ سے وابستہ بعض افراد بھی شامل ہوئے۔اسی طرح ایک ممبر صوبائی اسمبلی بھی شامل ہوئے۔جنہوں نے ہمارے ایک ناصر کے پاس آ کر اس کی شرٹ کی آگے اور پیچھے سے تصاویر لیں۔جس پر ایک طرف مسلمان امن کے لیے اور دوسری طرف محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں لکھا ہوا تھا۔ایک سکول ٹیچر نے بھی آ کر ہم سے یہ شرٹ مانگ کر لی وہ اس موٹو سے بہت متاثر تھی۔اس نے کہا کہ وہ اسے خود پہن کر اپنی کلاس میں جائیں گی اور محبت کے اس موٹو کا تعارف کروائے گی۔ہمارے تبلیغی سٹال سے 100 سے زائد کتب اور بہت سے جماعتی پمفلٹ اور دو قرآن مجید جرمن ترجمہ شدہ مہمانوں نے حاصل کئے۔اس پروگرام کی خبر بھی اخبار کے پہلے صفحہ میں محبت سب کے لیے۔نفرت کسی سے نہیں؛ کی سرخی کے ساتھ شائع ہوئی۔الحمدللہ۔
ہمارے تبلیغی سٹال پر ایک ایرانی عورت اپنے جرمن خاوند کے ساتھ آئی۔یہ عورت مسلمان تھی لیکن اب عیسائیت اختیار کر چکی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ میرے والد صاحب کہتے ہیں کہ اسلام امن کا مذہب نہیں ہے۔اور اب میں دوبارا اسلام میں نہیں آؤں گی۔اس کے جرمن خاوند نے اسلام میں دلچسپی کا اظہار کیا۔اور وہ کافی دیر تک مختلف سوالات کرتا رہا۔اس نے بتایا کہ اس نے قرآن کریم کا جرمن ترجمہ پڑھا ہے۔اور اب وہ احمدیوں کا جرمن ترجمہ قرآن پاک کا پڑھنا چاہتا ہے۔اس نے قرآن مجید اور دوسری جماعتی کتب بھی پڑھنے کے لیے حاصل کیں۔ایک جرمن نے کہا کہ اسلام اور عیسائیت میں کوئی فرق نہیں نظر آتا۔ اسے بنیادی فرق سے آگاہ کیا گیا۔پھر اس نے سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی جان دے کر تمام عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے۔اس کے نزدیک یہ عین انصاف ہے۔جب اس سے اس بارہ میں تفصیل سے بات کی گئی اور اسلام کا نظریہ انصاف بتایا تو وہ جواب نہ دے سکا۔لیکن جاتے ہوئے جماعت کی طرف سے تحریر شدہ لٹریچر اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دو تقاریر کا جرمن ترجمہ ساتھ لے کر گیا۔اور کہا کہ وہ ان کا مطالعہ کرے گا۔

☆ مکرم صدر جماعت Bocholt لکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل وکرم سے 10 ستمبر کو شہر کے ایک ہال میں تبلیغی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق پائی۔جس میں چرچ اور دوسرے شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے 30 افراد نے شرکت کی۔مہمانوں نے پردے کے متعلق، ہاتھ ملانے کے متعلق سوالات کیے۔جن کے ان کو نہایت تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔مقامی اخبار نے اس پروگرام کے فوٹو اور اس کے متعلق ایک آرٹیکل بھی لکھا۔اسی طرح 22 ستمبر کو شہر کے گرجا سے تعلق رکھنے والے 40 افراد بذریعہ بس ہماری مسجد کا وزٹ کرنے آئے۔جس میں گرجے کے پادری صاحب بھی شامل تھے۔جماعت اور اسلام کے متعلق بہت سے سوالات کیے گئے۔جن کے ان کو موثر جوابات دیئے گئے۔تمام گفتگو نہایت ہی اچھے ماحول میں ہوئی۔

☆ مکرم آصف ندیم صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت Dreieich تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ ستمبر میں ہم نے ''مذہب امن کی علامت ہے'' کے حوالے سے ایک تبلیغی پروگرام کرنے کی توفیق پائی۔جس میں 100 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔اس پروگرام میں مختلف اقوام اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد نے اپنے اپنے مذاہب کی تعلیمات پیش کیں۔جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم انصر بلال صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات کو کھول کر بیان کیا۔

☆☆☆☆☆

ذکرِ خداپہ زوردے ، ظلمت دل مٹائے جا

ذکرِ خدا پہ زور دے ، ظلمت دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن ، دنیا میں جگمگائے جا

دوستوں دشمنوں میں فرق داب سلوک یہ نہیں
آپ بھی جامِ مے اُڑا غیر کو بھی پلائے جا

خالی امید ہے فضول سعی عمل بھی چاہیئے
ہاتھ بھی تُو ہلائے جا آس کو بھی بڑھائے جا

جو لگے تیرے ہاتھ سے زخم نہیں علاج ہے
میرا نہ کچھ خیال کر زخم یونہی لگائے جا

مانے نہ مانے اس سے کیا بات تو ہوگی دو گھڑی
قصۂ دل طویل کر بات کو تو بڑھائے جا

کشور دل کو چھوڑ کر جائیں گے وہ بھلا کہاں
آئیں گے وہ یہاں ضرور تو انہیں بس بلائے جا

منزل عشق ہے کٹھن راہ میں راہزن بھی ہیں
پیچھے نہ مڑ کے دیکھ تُو آگے قدم بڑھائے جا

عشق کی سوزشیں بڑھا جنگ کے شعلوں کو دبا
پانی بھی سب طرف چھڑک آگ بھی تو لگائے جا

(کلام محمود)